© rasailojaraid.com

[illegible]

اس کتاب کا نام "قرآن شریف" ہے۔

اگر یہ سچ ہے کہ مسلمان آج ذلیل و خوار ہے، کیونکہ لوگ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ آج کا مسلمان بدعمل ہے اسلئے ذلیل و خوار ہے۔ اور یہی لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ آج کی دنیا میں ہندوستانی مسلمان ہی سب سے زیادہ منتشر اور بدعمل ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ آج ساری دنیا میں ہندوستانی مسلمان ہی سب سے زیادہ مظلوم اور ذلیل و خوار ہے۔

لیکن مسلمانوں کی بدعملی کا رونا رونے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ جو لوگ اور جو قومیں آج ہم پر حکومت کر رہی ہیں اور جن کے ٹکڑوں کے ہم محتاج ہیں۔ ان کی اخلاقی زندگی ہم سے بھی گئی گزری ہے۔ تو آخر وہ کیوں ہم سے بہتر ہیں اور ہم محکوم ہیں۔

اس سوال کا جواب کہیں یہ تو نہیں ہے کہ آج مسلمانوں کی تخلیقی اقلیت قرآن و حدیث کو اسلئے پڑھتی ہے تاکہ نکتے نکالے۔ یا اسلئے پڑھتی ہے تاکہ اپنے فرقے کی برتری ثابت کرے یا نیا فرقہ بنائے۔ یا اسلئے پڑھتی ہے تاکہ وہ ایک سماج کا تصور پیش کرے، جس کا ڈھانچہ اس وقت بنا تھا۔ جبکہ دنیا میں قبائلی سماج پایا جاتا تھا اور قرآن کے اکثر مخاطب یہ بھول جاتے ہیں کہ آج ہم جس دور میں رہ رہے ہیں وہ نیم جاگیردارانہ دور سے نکل کر عروج یافتہ صنعتی دور میں داخل ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے سماج کے تمام اداروں کی ہیئت و ماہیت بدل چکی ہے۔ (خواہ وہ سیاسی ادارہ ہو، خواہ معاشی، خواہ سماجی) اور قرآن و حدیث کے طالب (تخلیقی اقلیت)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنا صرف طاقت سے زبردست شکار اور چیلنج کا مقابلہ ہے۔ اس لئے ہماری تخلیقی اقلیت جب تک جدید اداروں اور نظریات سے مرعوبیت [illegible] حاصل کرکے قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کا تنقیدی جائزہ نہیں لے گی۔ اور ان کے مضر رساں و منفعت بخش پہلوؤں کو واضح کرکے عوام کے سامنے عصر حاضر کے سب سے اہم اور صحیح ترین چیلنجوں اور مسائل کو نہیں پیش کرے گی۔ اس وقت تک یہ قوم نہ متحد ہو سکتی ہے اور نہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتی ہے۔ بلکہ اس کے امکانات دکھائی دیتے ہیں کہ یہ اپنا تشخص و دبدبہ کھو بیٹھے۔ اور اپنی حقیقت کو بالکل فراموش کرکے جدید اداروں کی اندھی تقلید اور ان سب کا شکار ہو کر کسی کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معدوم ہو جائے۔ ● (ختم شد)

تاریخ ملت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک، خلافت راشدہ کا
بیان، خلافت بنی امیہ، خلافت ہسپانیہ، خلافت عباسیہ، تاریخ
مصر، خلافت عثمانیہ، تاریخ مغلیہ، اور آخر میں سلاطین ہند
کی مکمل تاریخ۔ یہ سب نہایت جامعیت کے ساتھ اس
کتاب میں یکجا موجود ہے

کتاب گیارہ حصوں میں مکمل ہے

ہر حصہ اپنے مضمون کے لحاظ سے خود بھی مکمل ہے۔

۱۱ جلدوں کی قیمت مجلد 234/50

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عربی تنقید نگاری، تاریخ، اصول و مسائل

جناب محمد سمیع اختر فلاحی، ریسرچ اسکالر، شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔

ماحول :-

کوئی بھی ادیب یا فنکار اپنے آپ کو ماحول کے اثرات اور زمانے کے تغیرات سے علیحدہ نہیں رکھ سکتا۔ ہر فنکار کی تخلیق اس کے گرد و پیش کے ماحول کا عکس ہوا کرتی ہے۔ اگر کسی شاعر کا تعلق پرسکون علاقے سے ہے۔ جو ہر طرح کے انتشار و اضطراب سے دور ہے تو اس کی شاعری میں سکون اور ٹھہراؤ ہوگا۔ وہ ہلکے پھلکے موضوعات کا انتخاب کریگا۔ چنانچہ اموی دور میں جب دارالخلافہ مدینہ سے دمشق منتقل ہو گیا۔ تو حجاز کا علاقہ ایک پرسکون خطہ بن گیا۔ اور وہاں غزلیہ شاعری کو کافی ترقی ملی۔ اسی طرح وہ علاقے جہاں کے ماحول میں تیزی ہوا کرتی ہے جو سیاسی اضطراب اور فکری انقلاب کا گہوارہ ہوتا ہے۔ تو ظاہر ہے وہاں کی شاعری میں بھی تیزی ہوتی ہے اور شعراء کے موضوعات میں سیاست، حکومت اور قبائلی عصبیت کے مسائل کی جھلک پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہمیں اموی دور کے کسی شاعر پر تنقید کرنا ہو تو اس کے علاقے کے حالات اور اس کے سیاسی نظریات کو معلوم کرنا نہایت ضروری ہوگا۔ ایک ناقد اموی شعراء کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادیب جدید کا مقام اس وقت تک متعین نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اس کے ماحول اور اس زمانے کے سیاسی حالات سے واقف نہ ہو۔

علاقے سے واقفیت :-

ہر علاقے کی علاقائی خصوصیات ایک دوسرے سے مختلف ہوا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی زمانے میں رہنے والے دو الگ الگ علاقوں کے فنکاروں کی ادبی... خصوصیات ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ مختلف علاقوں کے افراد کے رہن سہن، بود و باش، رسم و رواج اور عادات و اطوار میں نمایاں فرق ہوتا ہے۔ اور ان کی مخصوص تہذیبی و سماجی خصوصیات وہاں کی ادبی تخلیقات پر پوری طرح اثر انداز ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہم اندلس اور بغداد کے شعراء کے کلام میں ان کی تہذیبی روایات اور جغرافیائی اقدار میں اختلاف کی وجہ سے نمایاں فرق محسوس کرتے ہیں۔ اندلس چونکہ نہایت سرسبز و شاداب، ہرا بھرا اور فطری مناظر سے بھرا پڑا علاقہ تھا۔ اس لیے وہاں کے شعراء نے فطرت سے پوری طرح جڑ کر اشعار کہے ہیں جب کہ بغداد مختلف عجمی تہذیبوں کا مرکز تھا۔ اور عربی تہذیب نے ان کے امتزاج سے ایک الگ شکل اختیار کر لی تھی لہذا وہاں کے شعراء کے افکار و خیالات میں تجدد پسندی کے آثار نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ اس طرح ایک بادیہ نشین اور ایک شہری شاعر کے اشعار کے درمیان بھی نمایاں فرق نظر آئے گا۔ ایک بدوی شاعر کے خیالات میں صداقت، خشونت، سادگی اور روانی کا عنصر غالب ہوگا جب کہ ایک شہری شاعر کے یہاں رقت، نزاکت، جدت، مبالغہ اور تکلف کے اثرات غالب ہونگے لہذا ایک ناقد کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ فنکار کے علاقے اور وہاں کی انفرادی خصوصیات کا پورا لحاظ کریں۔

© rasailojaraid.com

مذہبی رجحانات کا علم:

کسی بھی فنکار کی تخلیق پر مخصوص دینی رجحانات بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ کسی بھی مذہبی مفکر کے دینی نظریات کی جھلک اس کی تخلیق میں ضرور ملے گی [illegible] وہ جس ملک اور جس ماحول میں رہتا ہے ان بنیادی [illegible] کا وہ ضرور پابندی کرے گا۔ مثال کے طور پر توحید، آخرت، رسالت [illegible] جنت و دوزخ، قیامت [illegible] دینی تصورات وغیرہ کا تذکرہ [illegible] کے کلام میں ضرور ملے گا۔ اسی طرح اشتراکی یا سامراجی ادیبوں کے یہاں ان کے مخصوص بنیادی نظریات کی ترجمانی کسی نہ کسی طرح ضرور ملے گی۔ اشتراکی ادیب کے یہاں سرمایہ، محنت، مزدور، سرمایہ دار، انقلاب وغیرہ کا ذکر ضرور ملے گا۔ [illegible] فن کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ اسی وقت لگایا جا سکتا ہے جب کہ اس فنکار کے [illegible] فکری رجحانات سے واقفیت ہو۔

صداقت و عدل کا جذبہ:

ادیب یا شاعر کی ادبی تخلیقات پر ان کی مخصوص نفسیاتی کیفیات بھی بہت حد تک اثر انداز ہوتی ہیں۔ متنبی اور معری کے اشعار کے بارے اس وقت تک رائے زنی نہیں کی جا سکتی جب تک کہ ان کی نفسیات کا مطالعہ نہ کیا جائے کیونکہ ان کے اشعار میں ان کی مخصوص نفسیاتی کیفیت پوری طرح جھلکتی ہے۔ ابو العلاء معری کی نفسیات پر یاس و نا امیدی کا غلبہ ہے اس لئے وہ ہر چیز کے اندر اس کے تاریک پہلو کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے چنانچہ وہ کہتا ہے کہ بچہ جب اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو روتے ہوئے آتا ہے اور زندگی بھر روتا رہتا ہے۔ وہ دنیا

© rasailojaraid.com

[illegible] کی نفسیات
[illegible] کرتا ہے۔
[illegible] لہٰذا
[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible] ایک نقاد [illegible]

[illegible] کا تعصب [illegible] تعصب [illegible] کر ہرگز نہ دیجئے بلکہ وہ اس کے بارے میں کوئی رائے دیتے وقت [illegible] کو پوری طرح مد نظر رکھے۔ وہ فنکار کے خیالات اور اپنے ذاتی رجحانات میں مطابقت تلاش کرنے کی کوشش [illegible] ایسا نہ ہو کہ اگر فنکار کے خیالات اس کے نظریات سے میل نہیں کھاتے تو وہ اس کے خلاف فیصلہ دیدے مگر فنی اعتبار سے اس کے اندر کوئی نقص نہ ہو۔ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ اگر فنکار کی تخلیق ناقد کے مزاج کے مطابق ہے تو وہ اس کی تنقید کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ ایسی [illegible] [illegible] تو یہ چاہئے کہ جب وہ کسی ادبی تخلیق کو پرکھے تو تعصب و انفرادی خیالات کو بالکل جگہ نہ دے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ادب کا مطالعہ ایک فن کی حیثیت سے ہونا چاہئے۔ اور ناقد کو اپنی تمام تر توجہ اس ادبی تخلیق پر مبذول کرنی چاہئے جو اس کے سامنے ہے۔ یہ چاہئے کہ وہ ادیب کی شخصیت اور اس کے عہد کی سیاسی، سماجی و تہذیبی رجحانات سے بحث کرے۔ اس کا کام صرف ادب پارے کے فنی محاسن کی طرف نشاندہی کرکے اس کی ادبی قدر و قیمت متعین کرنا ہے [illegible] اس کے لئے ماحول اور

© rasailojaraid.com

ادیب کے ذہنی [illegible] کو [illegible] رکھا [illegible]
تعمیر شخصیت اور اس کی تخلیقات کے تسلسل کی بنیاد [illegible] کہ [illegible] ایک شخص
کو [illegible] یہ خیال درست نہیں ہے [illegible] ادب کی تخلیق کی تنقید
میں [illegible] ادیب کی [illegible]
بغیر نہیں حل کیا جا سکتا۔ بعض نقادوں کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ ادیب کی ذات کا مطالعہ
اس کی تخلیق سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس ادب تخلیق کا سبب دیا جاتا ہے۔ لیکن تاثر
[illegible] کی ذات کا مطالعہ [illegible] ادب کی تخلیق کا تجزیہ کرنا
ہے [illegible] واقفیت ضروری ہے کہ [illegible] کی تخلیق کو
سمجھا جا سکے۔

حواشی

(۱) [illegible] النقد الادبی [illegible] ص ۱۱۲

(۲) [illegible] ص ۱۱۵

(۳) نقد ادب - [illegible] ص ۱۸۲

(۴) LITERARY CRITICISM FROM PLATO TO DRYDEN PAGE 6. بحوالہ نقد ادب۔

(۵) ARISTOTLE THE ART OF POETRY بحوالہ نقد ادب۔ PAGE 7.

(۶) ALSO [illegible]

(۷) PRINCIPLES OF LITERARY CRITICISM PAGE - 139

© rasailojaraid.com

(۸) الموشح - ص ۱۶ -

(۹) [illegible] ص ۳۰ - (۱۰) الشعر والشعراء ۱۰۲ - ص ۱۲۳

(۱۱) [illegible] ص [illegible] - (۱۲) الحیاۃ الادبیۃ - ص ۱۹۸

(۱۳) کتاب العمدۃ [illegible] (۱۴) الموشح - ص ۲۸، ۳۹

(۱۵) الموشح ص ۲۰ - (۱۶) " " ۳۸، ۴۷

(۱۷) طبقات الشعراء ص ۱۶ - (۱۸) سورۃ الشعراء آیت ۲۲۴

(۱۹) سورہ [illegible] (۲۰) سورہ طٰہٰ

(۲۱) طبقات الشعراء ۳۰ - (۲۲) کتاب العمدۃ ج ۱ - ص ۲۷

(۲۳) کتاب العمدۃ ج ۱ ص ۲۷ (۲۴) " " " ص ۳۱

(۲۵) " " " ص ۲۸ - (۲۶) " " " ص ۳۰

(۲۷) " " " ص [illegible]

(۲۸) الحیاۃ الادبیۃ بعد ظہور الاسلام ص ۲۱۵

(۲۹) طبقات الشعراء ص ۱۸

(۳۰) اثر القرآن فی تطور النقد الادبی ص ۳۲۵ -

(۳۱) کتاب الاغانی - ج ۹ - ص ۱۲۸

(۳۲) ایضاً ص ۱۲۹ - (۳۳) النقد الادبی - احمد امین ج ۲ ص ۴۱

(۳۴) نقد ادب ص ۲۲۵ (۳۵) عبد الملک بن مروان ص [illegible]

(۳۶) الموشح ص ۱۴ (۳۷) موشح ص ۹۸/۱۲

(۳۸) مقدمہ الشعر والشعراء ص ۹ - (۳۹) للمرزبانی ص ۱۹۰ / ۱۹۱

(۴۰) کتاب العقد الفرید ج ۲ [illegible] (۴۱) کتاب الاغانی ج ۳ - ص ۵۵

(۴۲) تاریخ النقد الادبی عند العرب - احسان عباس - ص ۵۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(٤٣) موشح ص ٥٥ - (٤٤) موشح - ص ٧ [illegible]

(٤٥) كتاب الصناعة [illegible] ص [illegible] ص [illegible] ١٢٦

(٤٦) [illegible] ص [illegible] تاريخ [illegible] العرب ص ٦٥ ١٥٩

(٤٩) [illegible] ص ١٤ (٥٠) النقد المنهجي عند العرب [illegible]

(٥١) الشعر والشعراء ص ٩ -

(٥٢) [illegible] ص ١٠ [illegible] النقد المنهجي عند العرب ص [illegible]

(٥٣) تاريخ النقد الادبي عند العرب ص ١٠٨ -

(٥٤) الشعر والشعراء [illegible] النقد الادبي [illegible] ص [illegible]

(٥٧) قواعد الشعر ص ٢٥ - (٥٨) كتاب الصناعتين ص [illegible]

(٥٩) تاريخ نقد العرب ص ٩٦ (٦٠) ايضا ص [illegible]

(٦١) " " ص ٩٨ - (٦٢) النقد المنهجي عند العرب ص ٥٨

(٦٣) في النقد الادبي (ضيف) ص ٦٣ (٦٤) [illegible]

(٦٥) يتيمة الدهر ج ٢ - ٢٣٨ -

(٦٦) اسس النقد الادبي - (احمد بدوي) [illegible]

(٦٧) كتاب الحيوان ج ٣ ص ١٣١ - (٦٨) كتاب الصناعتين ص [illegible]

(٦٩) دلائل الاعجاز [illegible] اعجاز القرآن [illegible] ص ٩٣

(٧١) الشعر والشعراء ص [illegible] ص ١٥١

(٧٣) نقد الشعر [illegible] ١٠ [illegible] اعجاز القرآن [illegible] ص [illegible]

(٧٥) اعجاز القرآن ص ٨٦ - (٧٦) كتاب الموازنة ص [illegible]

(٧٧) دلائل الاعجاز ج ٢ ص [illegible] كتاب الصناعتين ص [illegible]

(٧٩) نقد الشعر ص [illegible] ص [illegible]

© rasailojaraid.com